ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۱ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش | ۱۷ شعبان ۱۳۵۹ھ | ۲۱ ستمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۱۵

خواتین کے لئے اسلامی پردہ

اخبار "ریاست" (۱۶ ستمبر) میں "ہندوستانی عورتیں اور پردہ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں پردہ کو تپ دق کا بڑا سبب قرار دیتے ہوئے عورتوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ:-

"وہ پردوں اور برقعوں کو آگ لگا دیں۔ اپنے گھروں کے جیلخانوں سے باہر قدم رکھیں۔ قومی اور وطنی جلسوں میں شرکت کریں۔ پردہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ اور اپنے خودغرض شوہروں کی زندگی کو اس وقت تک آرام و راحت سے محروم کر دیں۔ جب تک کہ ان کے خودغرض شوہر اپنی عورتوں کو پردہ ترک کرنے کی خود اجازت نہ دیں"

"ریاست" ایسے مرنجانِ مرنج اخبار میں اس قسم کے الفاظ پڑھ کر ہمیں بے حد تعجب ہوا۔ کیونکہ ایڈیٹر صاحب "ریاست" اس بات سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ کہ مسلمانوں کے لئے خواتین کا پردہ ایک شرعی حکم ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کا مفصل ذکر ہے۔ ایسی صورت میں پردہ کے خلاف اس قسم کی تحریک جو معاصر "ریاست" نے کی ہے۔ مسلمانوں کے ایک مذہبی حکم پر ایسا حملہ ہے جسے دین سے محبت رکھنے والے مسلمان قطعاً پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر کسی کے نزدیک خواتین کے پردہ میں کوئی نقصان مضمر ہے۔ تو اسے یہ حق تو حاصل ہے۔ کہ اپنے دعوے کو دلائل کے ساتھ پیش کرے۔ اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ اس بارے میں قلم اٹھائے۔ مگر یہ قطعاً حق نہیں۔ کہ ایک مذہبی مسئلہ کی عزت و احترام کو نظر انداز کر کے ایسا رویہ اختیار کرے۔ جو دوسروں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا ہو۔

ہمارے نزدیک اسلامی پردہ میں نہ صرف کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ عورت کی عزت و عصمت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ہاں ہم عورتوں پر یہ بہت بڑا ظلم سمجھتے ہیں اور یقیناً یہ ہے بھی۔ کہ ان کو باپ اور خاوند کے ورثہ سے محروم رکھا جائے۔ اور ہم بارہا اس کے متعلق آواز بھی اٹھا چکے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی یہ نہیں لکھا کہ "غیر مسلم عورتیں اپنے خودغرض شوہروں کی زندگی کو اس وقت تک آرام و راحت سے محروم کر دیں۔ جب تک ان کے خودغرض شوہر اپنی عورتوں کو ورثہ سے حصہ پانے کا حق خود نہ دیں"۔ کیونکہ اس میں کوئی معقولیت نہیں ہے۔ اور نہ یہ طریق عمل خود عورتوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔

معاصر "ریاست" نے پردہ کے بارے میں مردوں کو خودغرض قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:-

"ان کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ تو دوسروں کی عورتوں کو دیکھیں۔ اور ان کی عورتوں پر کسی دوسرے کی نظر نہ پڑے"۔

لیکن جو لوگ عورتوں کے پردہ کے قائل ہیں۔ ان کے متعلق یہ کہنا صریح ظلم ہے۔ کیونکہ وہ تو سب سے خواہش رکھتے ہیں۔ کہ اپنی خواتین پردہ کی پابندی کریں۔

پردہ کے خلاف ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ تپ دق کا باعث ہے۔ لیکن اگر تپ دق صرف ان عورتوں تک محدود ہوتا۔ جو پردہ کی پابند ہیں۔ تو اس اعتراض میں کچھ معقولیت ہوتی۔ لیکن جبکہ بے پردہ عورتیں بھی بکثرت تپ دق میں مبتلا ہوتی ہیں تو پھر پردہ کو تپ دق کی وجہ قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ پھر لاکھوں مرد اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر تپ دق پردہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تو چاہیے تھا۔ کہ کم از کم مرد اس مرض کا شکار نہ ہوتے۔ مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ یہ مرض مردوں کو بھی ہوتا ہے۔ اور بے پردہ عورتوں کو بھی۔ بچوں کو بھی ہوتا ہے۔ اور بوڑھوں کو بھی۔ پس پردہ اس مرض کا باعث نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر پردہ کے متعلق اسلامی ہدایات کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو اس سے عورت کی صحت پر کوئی ناخوشگوار اثر نہیں پڑ سکتا۔ البتہ شریعت کی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اگر کوئی پردہ میں تشدد کرتا ہے۔ اور عورتوں کو کھلے مقامات پر جانے۔ اور گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ اسلام اس قسم کے تشدد کا قائل نہیں۔ اسلام بے شک عورت کو پردہ کا حکم دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے۔ کہ عورت برعایت پردہ مذہبی اور علمی مجالس میں بھی شامل ہو سکتی ہے۔ کھلے میدانوں اور پُرفضا مقامات کی سیر بھی کر سکتی ہے۔ اپنی صنعت سے تمدنی تعلقات بڑھا سکتی ہے۔ اور دینی و دنیوی تعلیم حاصل کر سکتی ہے۔ خرید و فروخت بھی کر سکتی ہے کام کاج میں اپنے مردوں کا ہاتھ بھی بٹا سکتی ہے۔ غرض اسلامی پردہ سراسر عورت کے لئے باعثِ رحمت ہے۔ نہ کہ موجبِ زحمت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شملہ سے ۱۶ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت دوران سفر میں ناساز رہی۔ اور اب بھی علیل ہے۔ حضور کو پیچش کے علاوہ حرارت کی شکائت بھی ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ اور سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی دوران سفر میں بہت تکلیف رہی۔ اور کل سے زیادہ طبیعت خراب ہے۔ نیز صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کو دو تین روز تیز بخار رہا۔ آج خدا کے فضل سے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے صحت کاملہ کیلئے دعا کی جائے

میر مہدی حسین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ نیز سید فاضل شاہ صاحب کا لڑکا عبد السلام بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا شاندار تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۴۰ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان
(۳) جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان
(۴) مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ بلاد اسلامیہ
(۵) مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل قادیان
(۶) جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل گجرات
(۷) جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لا لاہور
(۸) جناب میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
(۹) جناب چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری
(۱۰) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور
(۱۱) چودھری دل محمد صاحب مولوی فاضل قادیان
(۱۲) گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان
(۱۳) الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ انگلستان و افریقہ
(۱۴) مرزا امجد بیگ صاحب انکم ٹیکس آفیسر لائل پور

مندرجہ بالا علمائے کرام کے علاوہ اور بھی علما کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ لہذا احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ جلسہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ خوراک رہائش کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ ہوگا۔ خاکسار۔ قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

(۱) بقایا داران چندہ خلافت جوبلی فنڈ اپنے وعدے جلد پورے کریں
(۲) جو احباب اس تحریک میں پہلے شامل نہیں ہو سکے۔ اب حصہ لیکر ثواب حاصل کریں؛

ناظر بیت المال

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے؛

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۳۹۵	سید قاسم حسن صاحب	دہلی	۱۴۳۲	کلثوم بی بی صاحبہ	رتناگیری بمبئی
۱۳۹۶	عبد الرحمن خانصاحب	نوشہرہ	۱۴۳۳	زینب بی بی صاحبہ	״
۱۳۹۷	امام بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۴۳۴	مریم بی بی صاحبہ	״
۱۳۹۸	بوستان صاحب	ہزارہ	۱۴۳۵	شریفہ بی بی صاحبہ	״
۱۳۹۹	غلام محمد صاحب	سیالکوٹ	۱۴۳۶	نذیر احمد صاحب	لاہور
۱۴۰۰	سردار بی بی صاحبہ	״	۱۴۳۷	محمودہ خاتون صاحبہ	سرگودھا
۱۴۰۱	محمد چراغ صاحب	شیخوپورہ	۱۴۳۸	مرزا غلام احمد بیگ صاحب	شملہ
۱۴۰۲	محمد اسمٰعیل صاحب	میمن سنگھ بنگال	۱۴۳۹	محمودہ خانم صاحبہ	״
۱۴۰۳	مہا ولد لال صاحب	بھاگل پور	۱۴۴۰	محمد زین العابدین صاحب	مردان (سرحد)
۱۴۰۴	محمد شہباز خانصاحب	سیالکوٹ	۱۴۴۱	نور بیگم صاحبہ	گجرات
۱۴۰۵	ظفر اللہ خانصاحب	״	۱۴۴۲	ایک دوست	شملہ
۱۴۰۶	قمر احمد صاحب	״	۱۴۴۳	اللہ دتا صاحب	لدھیانہ
۱۴۰۷	ارشاد صاحب	״	۱۴۴۴	بھاگی صاحبہ	״
۱۴۰۸	محمد شریف صاحب	״	۱۴۴۵	عبد الغفور صاحب	״
۱۴۰۹	فضل احمد صاحب	״	۱۴۴۶	خوشی محمد صاحب	״
۱۴۱۰	نذیر احمد صاحب	جالندھر	۱۴۴۷	شیخ عطاء الرحمن صاحب	گورداسپور
۱۴۱۱	مرزا محمد اقبال صاحب	جبل پور	۱۴۴۸	انور شہزادی صاحبہ	״
۱۴۱۲	کالو خان صاحب	میمن سنگھ بنگال	۱۴۴۹	سید ممتاز علی صاحب	سیالکوٹ
۱۴۱۳	رمضان شیخ صاحب	مرشد آباد	۱۴۵۰	محمد شفیع صاحب	گورداسپور
۱۴۱۴	Atimun Bibi	״	۱۴۵۱	امداد علی صاحب	״
۱۴۱۵	Maizud Din	Tippera	۱۴۵۲	مراد علی صاحب	״
۱۴۱۶	ناصرہ خاتون صاحبہ	اناؤ یوپی	۱۴۵۳	عمر الدین صاحب	״
۱۴۱۷	مرزا نصیر بیگ صاحب	سندھ	۱۴۵۴	فیروز الدین صاحب	״
۱۴۱۸	منشی ظہور احمد صاحب	״	۱۴۵۵	فیروز الدین صاحب موچی	״
۱۴۱۹	مقبول حفیظ صاحب	ہزارہ	۱۴۵۶	محمد الدین صاحب جٹ	״
۱۴۲۰	احمد جی صاحب	״	۱۴۵۷	سلطان احمد صاحب	״
۱۴۲۱	نور جہاں بیگم صاحبہ	رائے پور	۱۴۵۸	غلام رسول صاحب	״
۱۴۲۲	سردار بیگم صاحبہ	گورداسپور	۱۴۵۹	محمد فرزند صاحب	״
۱۴۲۳	محمد طفیل صاحب	״	۱۴۶۰	محمد اسلم صاحب	״
۱۴۲۴	دین محمد صاحب	״	۱۴۶۱	محمد مختار صاحب	״
۱۴۲۵	عبد اللہ صاحب	״	۱۴۶۲	امداد علی صاحب	״
۱۴۲۶	محمد اسمٰعیل صاحب	״	۱۴۶۳	غلام رسول صاحب	״
۱۴۲۷	محمد احسان اللہ صاحب	گوجرانوالہ	۱۴۶۴	فتح جنگ صاحب	״
۱۴۲۸					
۱۴۲۹	سردار محمد صاحب	گورداسپور	۱۴۶۵	غلام محمد صاحب	״
۱۴۳۰	احمد الدین صاحب	گجرات	۱۴۶۶	محمد رفیق صاحب	״
۱۴۳۱	یوسف خانصاحب	رتناگیری بمبئی	۱۴۶۷	کاکا صاحب	״

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

72

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک سابقہ رؤیا

اللہ تعالےٰ کی شان۔ جُوں جُوں جنگِ یورپ کے حالات نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات سے ان مصائب اور مشکلات کا پتہ ملتا جاتا ہے۔ جن کا ذکر حضور نے قبل از وقت فرما دیا تھا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ عالم الغیب ہستی اپنے پاکیزہ بندوں پر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک رؤیا خطبہ جمعہ ۸۔ فروری ۱۹۳۵ء میں بیان فرمایا — جو ۱۹۳۵ء سے بھی بہت عرصہ قبل کا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا حسب ذیل حصہ خاص طور پر قابل توجہ ہے حضور نے فرمایا:۔

"چند سال ہُوئے۔ رؤیا میں دیکھا تھا۔ کہ میں گھر کے اس حصہ میں ہوں۔ جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ہے۔ میں نے مسجد میں شور سُنا۔ اور باہر نکل کر دیکھا۔ کہ لوگ اکٹھے ہیں۔ ان میں ایک میرے اُستاد بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب بھی ہیں۔ سب لوگ مغرب کی طرف انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں۔ کہ دیکھو۔ مغرب سے سُورج نکل آیا۔ اور وُہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اب قیامت آگئی ہے میں یہ بھی دیکھ رہا ہُوں۔ کہ اس وقت پہاڑیاں گر رہی ہیں۔ درخت ٹوٹ رہے ہیں۔ اور شہر ویران ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہے۔ کہ تباہی آگئی۔ قیامت آگئی۔ میں بھی یہ نظارا دیکھتا ہُوں۔ تو کچھ گھبراسا جاتا ہُوں مگر پھر میں کہتا ہُوں۔ مجھے اچھی طرح سُورج دیکھ تو لینے دو۔ میں خواب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ قیامت کی علامت صرف مغرب سے سُورج کا طلوع نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور علامات کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ان دوسری علامتوں کو دیکھنے کے لئے میں مغرب کی طرف نگاہ کرتا ہُوں۔ تو وہاں بعض ایسی علامتیں دیکھتا ہُوں۔ جو قیامت کے خلاف ہیں۔ اور غالباً سُورج کے پاس چاند ستارے۔ یا نور دیکھتا ہوں۔ اور کہتا ہُوں۔ کہ یہ قیامت کی علامت نہیں۔ دیکھو۔ فلاں فلاں علامتیں اس کے خلاف ہیں۔ میرا یہ کہنا ہی تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ سُورج غائب ہوگیا۔ اور دُنیا پھر اپنی اصل حالت پر آگئی"

(اخبار الفضل ۱۷۔ فروری ۱۹۳۵ء)

ناظرین غور فرمائیں۔ موجودہ جنگ کا نقشہ کس صفائی سے قبل از وقت دکھایا گیا ہے۔

ایک اَور خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"میں اس وقت جماعت کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہُوں۔ کہ اس زمانہ میں پھر دُنیا میں شدید تغیرات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور عنقریب شدید لڑائی لڑی جانے والی ہے۔ جو انگریزوں۔ اور جرمنوں کی گزشتہ جنگ سے بھی سخت ہوگی۔ یہ اس وقت تک اس وجہ سے رُکی ہُوئی ہے۔ کہ انگریز ابھی تیار نہیں"

(اخبار الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۳۷ء)

آخر یہ باتیں پُوری ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ ان نازک ترین حالات کو بہت جلد بدل دے۔ اور دوبارہ امن قائم ہو جائے۔

خاکسار

عبدالکریم خان۔ یوسف زئی۔

از لوچھ

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے ایک معزز ہندو کی عقیدت

امرتسر کے جلسہ سیرت النبیؐ میں جناب بخشی بھگت رام صاحب آنند ایڈووکیٹ ورئیس امرتسر نے حسب ذیل مضمون پڑھ کر سُنایا:۔

مجھے اس بات کا فخر ہے۔ کہ مجھے احمدیہ جماعت کی طرف سے یہ موقعہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت پیغمبر صاحب کی صفات کے متعلق خیالات کا اظہار کروں۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے "روز نبی" جو تمام ہندوستان میں اس طریق پر منایا جاتا ہے۔ یہ مثال قابلِ پیروی ہر ایک جماعت و فرقہ و قوم کے لئے ہے۔ سچی خدمت اور ضروری خدمت اس ملک اور قوم کی یہی ہے۔ اس ملک کے رہنے والوں کے درمیان سچی محبت کا دور دَورہ قائم کرنے کے لئے یہ بہترین طریقہ ہے۔ کہ ہر جماعت دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کے دن اس طریق پر منائے۔ کہ اس میں سب افراد بلا امتیاز مذہب اور ملت حصہ لیں۔

آنحضرت کی زندگی خود ہی ان کی عظیم الشان ہستی کا ثبوت ہے۔ ان کی زندگی ہی اس بات کا اہم ثبوت ہے کہ وُہ دُنیا کی راہبری کے لئے بوقت اشد ضرورت بطور راہبر بھیجے گئے۔ جب خدا تعالےٰ دیکھتا ہے۔ کہ دُنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ تو وُہ اس وقت اپنی مقبول اور منتخب شدہ ہستیاں جسمانی وجُود میں راہبری کے لئے بھیجتا ہے۔ آج جو سوال ہمارے سامنے ہے۔ اسی کے متعلق ان کی زندگی کو مطالعہ فرمائیں۔ ان کی کمالیت اسی ایک بات سے روشن ہے کہ وُہ امن قائم کرنے کے کس قدر حامی تھے اور ان کی تعلیم اس بارہ میں دُنیا کے لئے زندہ مثال ہے۔

آج جب ایک آدمی دُوسرے کے خیالات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ بات قابل غور ہے۔ کہ ان کی تعلیم یہ تھی۔ کہ سب مذاہب خدا کے قائم کئے ہُوئے ہیں۔ اور اس کے جاری کئے ہُوئے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کی عزت کرو۔ بلکہ یہاں تک کہ بُت پرستوں کو بھی گالی نہ دو۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہے۔ اس کو بُرا مت کہو۔ آج اگر اس تعلیم کی پیروی کی جائے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کا نقشہ نہ بدل جائے۔ مبارک ہیں وُہ لوگ جو اس احمدیہ جماعت کی طرف سے اس تعلیم کے لئے آج کا دن اس طریقہ پر منا کر اس تعلیم کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ آج جبکہ بے گناہ بوڑھے۔ بچے۔ نہتے۔ عورتوں۔ بیماروں ہسپتالوں۔ گرجا گھروں پر بموں کی بارش کی جا رہی ہے۔ آنحضرت کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور پھر کون شخص ان کی پاک ہستی ان کی عظیم الشان ہستی اور ان کے رہبر ہونے سے انکار کر سکتا ہے۔ ان کا سلوک جو جنگ کے دوران میں بھی انہوں نے دُشمنوں سے کیا۔ وُہ بھی ہمیشہ کے لئے دُنیا میں مثال ہے۔ صلح اور امن قائم کرنے کے لئے ہر قربانی کی جو قربانی کہ ناممکن ہے۔ وُہ بھی کی۔ دُنیا کی ہر چیز۔ ہر آرام۔ ہر آسائش۔ اپنا وطن۔ جان۔ مال عزت۔ صلح اور امن قائم کرنے کے لئے نثار کیا۔

آنحضرت کی ہستی وُہ ہے۔ جن کی زندگی کے حالات ہر فرد کو مطالعہ کرنے چاہئیں۔ وُہ ایسا کرنے سے نہ صرف اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ بلکہ ان کے دلوں میں اس عظیم الشان ہستی کے متعلق ایک سچی عزت پیدا ہوگی۔

جب جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے اعلان کیا۔ کہ حسب تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب نومبر دسمبر میں کیا جائے گا۔ جس میں جملہ مذاہب والوں کو دعوت دی جائے گی۔ کہ احمدیوں کے سٹیج پر آکر اپنے اپنے بزرگوں کے حالات بیان کریں۔ تو ہندو سکھ اور مسلمان حاضرین جلسہ نے خوشی سے چیرز دیئے۔ اور حضور کی اس تحریک کی بہت تعریف کی۔

خاکسار۔ بہاول شاہ۔ از امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات زندگی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابوطالب کے بیٹے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپ کے داماد تھے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا۔ آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت ابتدائی زمانہ میں ایمان لائے۔ اس زمانہ میں جبکہ آپ کے ماننے والے انگلیوں پر گنے جاسکتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ تو چونکہ آپ کے پاس کفار مکہ کی بہت سی امانتیں تھیں۔ اور آپ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کی امانتوں کا ضیاع ہو۔ اس لئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام امانتیں سپرد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ اور تاکید فرمائی۔ کہ جب تک تمام امانتیں واپس نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک مدینہ نہ آنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ صبح اٹھ کر کفار نے پہلے تو یہی سمجھا۔ کہ بستر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر جب قریب آکر انہوں نے دیکھا۔ کہ حضرت علی رضی لیٹے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے آپ کو بہت زدوکوب کیا۔

آپ جنگ تبوک کے سوا تمام غزوات میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو مدینہ میں رہنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ شائد میری کسی کوتاہی کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے جہاد پر نہیں لے گئے۔ ایسی حالت میں کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلداری کرتے ہوئے فرمایا۔ اے علی رضؓ کیا تجھے پسند نہیں۔ کہ تو میرے بعد اس وقت مدینہ میں میری نیابت کا فرض اسی طرح سرانجام دے۔ جیسے موسیٰ کے بعد ہارون نے فرض سرانجام دیا تھا۔ چونکہ اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی۔ کہ ممکن ہے حضرت علی رضؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول ہی قرار نہ دے دیا ہو۔ اس لئے آپ نے ساتھ ہی فرمایا۔ ہاں ہارون نبی تھا۔ مگر تو نبی نہیں۔ تو صرف نظامی معاملات میں مدینہ میں میرا نائب ہوگا۔ نہ کہ امر نبوت میں۔ یہی وہ حدیث ہے جسے پیش کرتے ہوئے غیر احمدی علماء کہا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حالانکہ اس حدیث میں حضورؐ نے کوئی قاعدہ کلیہ بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ حضرت علی رضؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا۔ کہ تو میرے بعد نبی نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ کی حضرت ہارون علیہ السلام سے مماثلت بیان فرما چکے تھے۔ اور اس مماثلت کی وجہ سے خطرہ تھا۔ کہ یہ خیال کر لیا جائے۔ کہ جیسے حضرت ہارونؑ اللہ تعالےٰ کے نبی تھے۔ اسی طرح حضرت علی بھی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شبہ کا ازالہ کر دیا اور بتایا۔ کہ بے شک حضرت ہارون سے حضرت علی رضؓ کی مماثلت ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ حضرت ہارون تو نبی تھے۔ مگر حضرت علی رضؓ نبی نہیں۔ اسی طرح اس میں ایک پیشگوئی بھی مخفی تھی۔ اور وہ یہ کہ جس طرح حضرت ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے ایک موقعہ پر نرمی کی۔ اسی طرح حضرت علی رضؓ نرمی کا برتاؤ کریں گے باایں ہمہ ان کا دامن اعتراضات سے اسی طرح پاک ہوگا۔ جس طرح حضرت ہارون کا دامن ہر طرح کے اعتراضات سے پاک تھا۔ جنگ خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی علم آپ کے ہاتھ میں ہی دیا تھا۔ اور پہلے سے فرما دیا تھا۔ کہ خیبر آپ کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔ اسی طرح ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔ جب صحابہ رضؓ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مواخات قائم کی۔ تو حضرت علی رضؓ رہ گئے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ آپ نے سب میں مواخاۃ قائم کر دی ہے۔ مگر میں رہ گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ۲۵ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مدینہ منورہ میں بیعت کی گئی۔ اس بیعت میں حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی شامل تھے۔ مگر انہوں نے بیعت کرتے وقت کہہ دیا تھا۔ کہ ہم صرف اس شرط پر بیعت کرتے ہیں۔ کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے جلد قصاص لیں گے۔ بیعت کے اگلے دن حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ دونوں نے کہا۔ کہ ہم نے آپ کی بیعت محض اس شرط پر کی ہے۔ کہ آپ قاتلین عثمان سے قصاص لیں گے۔ اگر آپ نے اس امر میں تامل فرمایا تو ہمارا بیعت پر قائم رہنا مشکل ہے۔ حضرت علی رضؓ نے جواب دیا۔ کہ میں حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا بدلہ تو ضرور لونگا۔ مگر ابھی نظام مضبوط نہیں ہوا فتنہ پرداز ابھی زوروں پر ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات میں سکون واقع ہونے پر ہی میں اس طرف توجہ کر سکتا ہوں۔ یہ جواب سنکر ان کے دلوں میں خیال پیدا ہوا کہ قاتل اپنی کیفر کردار کو نہیں پہونچیں گے۔ ادھر قاتلوں اور باغیوں کو یہ فکر لاحق ہو گیا۔ کہ اگر حضرت عثمان کا قصاص لیا گیا تو ہماری خیر نہیں۔ غرض اطمینان کسی فریق کو بھی نہیں تھا۔ نہ قاتلوں کو اور نہ ان لوگوں کو جو قصاص لینا چاہتے تھے۔

حضرت علی رضؓ نے اپنی خلافت کے تیسرے چوتھے دن بعض عمال اور والیوں کو بدل کر ان کی جگہ بعض اور کا تقرر کیا۔ چنانچہ بصرہ پر عثمان بن حنیف کو۔ کوفہ پر عمارہ بن شہاب کو۔ یمن پر عبید اللہ بن عباس کو۔ مصر پر قیس بن سعد کو اور شام پر سہیل بن حنیف کو عامل مقرر کر کے روانہ کر دیا۔ عثمان بن حنیف جب بصرہ پہونچے تو بعض نے ان کی اطاعت قبول کر لی مگر بعض نے کہا۔ کہ ہم فی الحال سکوت اختیار کرتے ہیں۔ عبید اللہ بن عباس کے یمن میں داخل ہونے سے پیشتر ہی وہاں کے سابق عامل مکہ کی جانب روانہ ہو چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اطمینان قلب کے ساتھ یمن کے نظم و نسق کو سنبھال لیا۔ قیس بن سعد مصر پہونچے۔ تو بعض نے اطاعت قبول کر لی اور بعض نے کہا۔ کہ جب تک ہمارے بھائی مدینہ سے مصر واپس نہ آجائیں۔ اس بارہ میں ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ عمارہ بن شہاب جو کوفہ کی طرف روانہ کئے گئے تھے۔ اور سہیل بن حنیف جو شام کے امیر مقرر ہو کر گئے تھے۔ دونوں حالات کے ناساز گار ہونے کی وجہ سے مدینہ واپس آگئے۔ اس پر حضرت علی رضؓ نے ایک خط ابوموسیٰ اشعری کو بھیجا۔ جو والیٔ کوفہ تھے۔ اور جس میں اطاعت کی تلقین کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں حضرت ابوموسیٰ نے لکھا کہ اہل کوفہ نے میرے ہاتھ پر آپکی بیعت کر لی ہے۔ بعض نے تو یہ بیعت کراہۃً کی ہے۔ لیکن اکثر نے برضا و رغبت کی ہے اسی وقت ایک خط حضرت معاویہ کے نام بھی بھیجا گیا۔ مگر وہاں سے تین ماہ تک اول تو کوئی جواب ہی نہ آیا۔ اور جب جواب آیا۔ تو وہ ظاہر کر رہا تھا۔ کہ شام میں سے کوئی بھی آپکی بیعت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وُہ تمام کے تمام اس امر پر زور دے رہے تھے کہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے مدینہ والوں کو جب ان حالات کا علم ہوا تو انہیں بجا طور پر یہ خدشہ ہوا کہ کہیں آپس میں جنگ شروع نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضؓ نے بھی شام پر حملہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور ایک خط عثمان بن حنیف کے پاس بصرہ۔ ایک ابوموسےٰ کے پاس کوفہ اور ایک قیس بن سعد کے پاس مصر روانہ کیا۔ اور تاکید کی۔ کہ جہاں تک ممکن ہو اپنے اثر اور رسوخ کو کام میں لاکر لشکر فراہم کرو۔ اور جس وقت میں طلب کروں فوراً بھیج دو۔ جب اہل مدینہ آپ کے حکم کے مطابق لڑائی کے لئے تیار ہو گئے۔ تو آپ نے قثم بن عباس کو اپنی جگہ مدینہ کا عامل تجویز کر کے اپنے بیٹے محمد بن حنیفہ کو لشکر کا علم عطا کیا۔ یہ فوج ابھی مرتب ہو کر مدینہ سے روانہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب خانہ سکندریہ اور لووین (بلجیم) کی لائبریری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کے منور چہرہ کو تمام گرد و غبار اور آلودگیوں سے مبرا کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے معبوث فرمایا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات بالخصوص وہ اعتراضات جو یورپ کا علمی طبقہ کر رہا ہے۔ قانون قدرت نہایت شافی رنگ میں ان کا واضح جواب دینے پر اس زمانہ میں پوری طرح آمادہ ہے۔ اور حالات ایسے پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ جو لوگ اسلام کو وحشت اور جاہلیت کا مذہب قرار دیتے تھے۔ اور اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کا علمبردار سمجھتے تھے۔ آج ان کے چہروں سے تہذیب و تمدن کے خود ساختہ نقاب تار تار ہو رہے ہیں۔ اور اسلام پر جو اعتراضات وہ کرتے تھے۔ ان کے مرتکب وہ خود ثابت ہو رہے ہیں۔

مغربی مصنفین اسلام پر ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب مصر فتح ہوا۔ تو مسلمانوں نے سکندریہ کا بہت بڑا کتب خانہ جلا دیا۔ یورپ کی تاریخی۔ ادبی۔ منطقی اور مذہبی غرضکہ ہر قسم کی کتب میں آپ اس اعتراض کو کسی نہ کسی صورت میں موجود پائیں گے اور اس واقعہ کو اسلام کی علم دشمنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سکندریہ کا کتب خانہ مسلمانوں نے نہیں بلکہ خود عیسائیوں نے برباد کیا تھا۔ اور بعد میں جن مغربی مصنفین نے تحقیقات کی ہے۔ وہ اس کے اعتراف پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ فرانس کے ایک مشہور محقق سودیان نامی نے ۱۸۸۳ء میں بمقام پیرس "اسلام اور علم" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ جو شائع شدہ ہے۔ اس میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ کتب خانہ اسکندریہ مسلمانوں کے وہاں آنے سے قبل برباد ہو چکا تھا مشہور انگریزی مؤرخ گبن نے اپنی تاریخ رومن ایمپائر میں بھی یہ لکھا ہے کہ مؤرخین اس واقعہ کی اصلیت اور اس کے نتائج دونوں کے انکار کی طرف مائل ہوں" ایک جرمن مستشرق مسٹر کریل نامی نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ جو شائع شدہ موجود ہے۔ علاوہ ازیں کارلائل۔ سگارڈ۔ ہگنز اور باسورتھ وغیرہ متعدد مؤرخین اس کی صحت سے انکار کرتے ہیں۔ تاہم عام تصانیف اور روائتوں میں اس سراسر غلط واقعہ کا اعادہ پایا جاتا ہے۔ اور ابتدا میں جو غلط فہمی پھیلا دی گئی ہے اس کا زہر طبائع میں موجود ہے۔ متعصب عیسائی اس خیال کو نہیں چھوڑتے اور یہ بالکل بھول جاتے ہیں کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی کتنی علمی یادگاروں کو مٹا دیا۔ سپین میں کئی لاکھ کتابیں عیسائیوں نے جلا دیں۔

جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں قدرت اسلام کے چہرے سے نازیبا اور غلط اعتراضات کو دور کرنے۔ اور مغربیت کی وحشت و درندگی کے چہرہ سے تہذیب و تمدن کے غازہ کو صاف کر کے اسے ننگا کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے چنانچہ سر ڈی۔ بی۔ کلنٹن ہیڈ نے انگلستان کے مشہور اخبار نیوز کرانیکل میں لکھا ہے کہ "۱۹۱۴ء میں جب جرمنی نے بلجیم پر حملہ کیا تو وہاں لووین کی مشہور لائبریری تباہ کر ڈالی گئی جس میں بھی ہزاروں ہزار نہیں بلکہ ساڑھے نو لاکھ کتابیں تھیں۔ اس لائبریری پر دوسرا حملہ ۱۹۴۰ء میں ہوا جرمنی نے بلجیم پر حملہ کرتے ہی اس لائبریری کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ مگر حال ہی جرمنی وائرلیس سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس لائبریری کو خود برطانیہ نے تباہ کیا ہے۔ اب کوئی بتائے کہ ایک حلیف اپنے دوسرے حلیف کے علمی ذخائر کو کس طرح برباد کر سکتا ہے" (بحوالہ زمزم ۱۹ ستمبر ۱۹۴۰ء)

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ یہ لائبریری کس نے تباہ کی۔ بہرحال اس حقیقت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ یہ علمی ذخیرہ تباہ ضرور ہوا۔ اور کئی لاکھ علمی کتب ضائع ہو گئیں۔ یہ گویا ایک اور ثبوت قدرت نے اس بات کا مہیا کیا ہے۔ کہ مسلمانوں پر جو الزام لگایا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جو لوگ اس بیسویں صدی میں یہ فعل کر سکتے ہیں۔ ان کے ہم مذہب آج سے کئی صدیاں پیشتر جو واقعہ اسی رنگ میں ہوا۔ اس کی ذمہ واری سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔ خصوصاً اس صورت میں کہ سپین کے مسلمانوں کے علمی ذخائر کی بربادی ایک اور قرینہ موجود ہے۔ مسلمانوں نے ہزاروں شہر اور متعدد ممالک اپنے زمانہ کے عروج میں فتح کئے۔ لیکن کبھی جنگ کبھی ان کی طرف سے کسی علمی ذخیرہ کی تباہی کا الزام ان پر نہیں لگایا گیا۔ سوائے کتب خانہ اسکندریہ کے۔ اور قدرت نے یہ ایک تازہ شہادت حقیقت حال کے اظہار کے لئے مہیا کر دی ہے۔

اسی طرح اسلام پر بعض اور اعتراضات کا نشانہ بھی آج یہ لوگ خود بن رہے ہیں۔ مثلاً اسلامی جنگوں میں فریق مخالف پر زیادتی اور بے پناہ مظالم۔ یا معاہدات کی خلاف ورزی۔ دشمن کی فصلوں اور ثمردار باغات اور درختوں کی بربادی وغیرہ وغیرہ۔ ان سب اعتراضات کا نشانہ آج یورپ کی مہذب اقوام خود ثابت ہو رہی ہیں۔

موجودہ ایام کو غنیمت سمجھیں!

تحریک جدید سال ششم کی قربانیوں میں حصہ لینے والے جو وقت کے اندر اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کریں گے وہ مبارک ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے دربار میں سابقون میں شمار کئے جائیں گے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ کہ جن کو اللہ تعالےٰ کے حضور سے ان قربانیوں کے نتیجے میں مرنے کے بعد جنت ملے گی۔ اور خدا تعالےٰ کے انعام حاصل ہوں گے۔

پس وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ان کا وعدہ آخر سال تک ادا ہو جائے گا۔ گو غیر معین وقت کی صورت میں احباب سے یہی توقع ہوتی ہے۔ کہ ان کی رقم ابتدائی وقت میں ادا ہو جائے گی۔ لیکن اب تو اگر انہوں نے اپنے ذہن میں سال کا آخری حصہ رکھا تھا۔ تو وہ بھی قریب آ گیا ہے۔ اس لئے سال کے آخر میں ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے احباب ہوشیار ہو جائیں۔ اور ابھی سے وہ ایسا ماحول پیدا کریں جس سے کم از کم یکم نومبر یا ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ پورا کر سکیں۔ خطبہ جمعہ جو دلوں کو لرزا دینے والا۔ اور مخلص مومنوں۔ اور راہ خدا میں قربانیاں کرنے والوں کے لئے جنت کی بشارت دینے والا ہے شائع ہو چکا ہے۔ پس احباب سمجھ لیں کہ ادا کرنے کا وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے ان ایام کو غنیمت سمجھیں اور ضائع نہ ہونے دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید کا رجسٹرڈ پتہ

بعض دوست غلطی سے تحریک جدید کے پرانے رجسٹرڈ Tahrik کے پتہ پر تار ارسال کر دیتے ہیں۔ وہ مطلع رہیں کہ اب تحریک کا پتہ رجسٹرڈ نہیں رہا۔ لہذا اب تار بھیجتے وقت صرف Tahrik Jadid لکھنا کافی ہے۔ سابقہ رجسٹرڈ پتہ لکھنے پر تار دفتر میں نہیں پہنچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو ناجائز قرار دینے کیلئے ہائی کورٹ میں اپیل

چار احمدی احباب کی طرف سے جو دعویٰ دیوانی مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کو ناجائز قرار دلانے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس کی اپیل اب ہائی کورٹ میں انشاء اللہ العزیز ہائی کورٹ کے کھلنے پر پیش ہونے والی ہے۔ اس میں احمدی مدعیان کا دعویٰ یہ ہے کہ فیصلہ مذکور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ باطل اور بے بنیاد ہیں۔ عدالت ماتحت نے یہ دعویٰ اس بنا پر خارج کر دیا۔ کہ دعوے استقراریہ نہیں چل سکتا۔ اور پنجاب گورنمنٹ کے خلاف یہ دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ اس اپیل میں جو اصولی سوال پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) آیا ایک فوجداری عدالت کا فیصلہ جس میں ایک تیسرے آدمی کے خلاف جو فریق مقدمہ نہ تھا غلط باتیں فیصلہ میں درج ہو جاتی ہیں۔ وہ ایسے فیصلہ کو باطل قرار دلا سکتے ہیں۔ اور کیا قانون اس اصل کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو فریق مقدمہ نہ ہو۔ اور جس کے خلاف فیصلہ میں ایسے حصے درج ہو جاتے ہیں۔ جو صریح طور پر اس کی عزت۔ آبرو اور وقار کو صدمہ پہنچائیں۔ وہ ایسے فیصلہ کے جواز اور صحت پر ایک علیحدہ دعوے میں اعتراض کر کے اسکو ناجائز اور باطل قرار دلا سکتا ہے۔

(۲) دوسرا اصولی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کا ادعا یہ ہے۔ کہ جوڈیشل افسر گورنمنٹ کے ایجنٹ نہیں ہیں۔ اگر اسکو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو یقیناً جوڈیشل افسر فریقین مقدمہ میں سے کسی ایک کا بھی ایجنٹ نہیں۔ کیا ایسی صورت میں عطاء اللہ صاحب کے خلاف غلط فیصلہ حاصل کرنے کی وجہ سے ہرجانہ کا دعوے ہو سکتا تھا کہ تم نے غلط بیانی کر کے عدالت سے غلطی کرائی اور غلط فیصلہ حاصل کر لیا۔ کیونکہ اگر عدالت غلطی کرتی ہے۔ اور باطل شہادت کو باور کر کے وہ غلط فیصلہ کر دیتی ہے۔ تو عدالت میں غلط بیان دینے اور باطل شہادت پیش کرنے کی بنا پر کیا کوئی ہرجانہ کا دعوے ہو سکتا ہے۔

(۳) ایسے دعوے جن میں فیصلوں کو ناجائز اور باطل قرار دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ قانون کی نظر میں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کیا ایسے دعوے عدالت دیوانی کے equity کے اختیارات کو عمل میں لانے کے لئے ایک نظر ثانی کی حیثیت رکھتے ہیں؟ اگر ایسے دعوے نظر ثانی کے مترادف ہیں تو فریقین فیصلہ کو یہ حق ہونا چاہئے کہ ایسے دعوے میں فریق مقدمہ بنائے جائیں کیونکہ انہوں نے بہت کاوش اور اخراجات کر کے یہ فیصلہ حاصل کیا۔ تاکہ وہ ایسے فیصلہ کو بحال رکھ سکیں۔

(۴) چوتھا اہم سوال یہ ہے کہ مولوی عطاء اللہ صاحب کے خلاف یہ فیصلہ گورنمنٹ نے حاصل کیا۔ تو کیا قانون کی نظر میں گورنمنٹ کا مقدمہ چلانا اور فیصلہ حاصل کرنا سلطانی اختیارات میں تھا۔ یا قانونی اختیارات میں تھا۔ اگر سلطانی اختیارات میں ہو۔ تو بادشاہ اپنی عدالت میں جواب دہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر غلط فیصلہ حاصل ہونے میں گورنمنٹ کے افسروں اور ایجنٹوں سے کوئی کوتاہی اور غفلت ہو گئی۔ تو چونکہ سلطانی اختیارات کے استعمال میں ہوئی اس لئے گورنمنٹ عدالت دیوانی میں اس کے لئے جواب دہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر یہ اختیارات قانونی اختیارات قرار دیئے جائیں۔ تو ان قانونی اختیارات کے استعمال میں اگر کوئی انتہائی غفلت اور کوتاہی گورنمنٹ کے ایجنٹوں اور ملازموں سے سرزد ہوئی تو کیا اس کے لئے گورنمنٹ کے خلاف دیوانی دعوے چل سکتا ہے۔

(۵) پانچواں اصولی سوال جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے فیصلہ میں سے وہ حصے جو جماعت احمدیہ کے خلاف تھے۔ ان کو حذف کرنے کی ہائی کورٹ میں درخواست دی۔ چنانچہ ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کا وہ حصہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نعوذ باللہ شراب پینے کا الزام درج تھا اور خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق صریح اتہام تھا۔ وہ حذف کر دیئے۔ اور new fangled کا لفظ حذف کر دیا گیا۔ مگر باوجود اس کے تمام فیصلہ اصلی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔ اور اس سے جماعت کے وقار کو صدمہ پہنچا ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ کیا ان جذبات کو ٹھیس لگنے کی بناء پر جماعت احمدیہ کے افراد ہرجانہ کا مطالبہ کرنے کے لئے قانون کی نظر میں حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ اس امر میں تو غالباً کسی کو کلام نہیں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ لیکن کیا احمدیہ جماعت کے افراد ہرجانہ طلب کر سکتے ہیں۔ یا نہیں یہ ایک اہم اصولی سوال ہے۔

پھر اگرچہ بعض حصے ہائی کورٹ نے حذف کر دیئے لیکن ان حصوں کو باطل قرار نہ دیا تھا۔ تو کیا ایسے حصوں کو حذف ہونے کے بعد بھی باطل قرار دلایا جا سکتا ہے یہ اہم سوالات ہیں۔ جو پوری تیاری چاہتے ہیں۔ یہ مقدمہ اپنی نوعیت کا غالباً پہلا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے وقار کے لئے جماعت احمدیہ کے چار افراد نے دائر کر رکھا ہے۔ اور اب اس اپیل کو جناب سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے اپنے بنچ کی سماعت کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ اور حکم صادر کیا ہے۔ کہ موسمی تعطیلات کے بعد اس کی سماعت ہو گی۔ اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں ہائی کورٹ کھلنے والی ہے۔ اس کے بعد کسی مناسب تاریخ کو انشاء اللہ اس کی سماعت ہو گی۔

تمام احباب جماعت احمدیہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ کہ یہ ایسے اہم سوالات ہیں۔ جو وسیع قانونی لائبریری چاہتے ہیں اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مجھے ایسی وسیع لائبریری لائل پور میں میسر نہیں ہے۔ اور اب چاہتا ہوں کہ جتنے عرصہ کے لئے بھی اللہ تعالے توفیق عطا کرے لاہور میں رہ کر اس کی تیاری کروں۔ اور اگر لاہور جا کر رہوں تو لائل پور کا کام کچھ عرصہ عارضی طور پر بند کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اخراجات بدستور جاری رہیں گے۔ بلکہ زیادہ ہو جائیں گے۔ یہ حالات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حضور عرض کئے گئے ہیں۔ جو ارشاد حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ وہ درج کرتا ہوں۔

آپ کا خط مورخہ ۷/۱۳۱۹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ملاحظ فرما کر دعا فرمائی۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے آمین۔ اور حضور نے فرمایا۔ کہ اگر اخراجات کی تفصیل بیان کر کے استمداد کریں تو اس مقدمہ کی ضروریات کو احباب کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ خود آپ کے اخراجات کو مقدمہ کے اخراجات نہ سمجھیں۔"

ان حالات میں اگر احباب جماعت میں سے صاحب استطاعت میری طرف مدد کا ہاتھ بڑھانے میں انشراح صدر پاتے ہوں۔ اور اس مقدمہ کو جماعت کے وقار کے لئے ضروری خیال کرتے ہوں۔ اور اس مقدمہ کو اپنا بنانا چاہتے ہوں۔ تو وہ اس مقدمہ کے اخراجات کے لئے جو مدد بھی کرنا مناسب خیال فرما دیں۔ اس کے لئے مجھے شکریہ کے ساتھ قبول کرنے کی اجازت حاصل ہے۔

خاکسار عصمت اللہ خان ایڈووکیٹ لائلپور

اعلان تقرر

آئندہ کے لئے میاں امیر الدین صاحب کو جماعت چک ۵۸/۳ ڈاک خانہ کمالیہ ضلع لائل پور کا سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے احباب و عہدہ داران جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت النبی کے شاندار جلسے

لاہور

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ۱۵ ستمبر بوقت تین بجے زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے ایل ایل۔بی پلیڈر فیروز پور نے جنگ کے متعلق اسلامی اصول کی وضاحت فرمائی۔ اور موجودہ جنگ کے علل و اسباب پر روشنی ڈالی۔ پیر صاحب نے اس ضمن میں تفصیل کے ساتھ جنگ کے متعلق اسلام کی تعلیم اور معاہدات کے متعلق پابندی کا ذکر فرمایا۔ آخر میں پیر صاحب نے کہا کہ مصیبت کے وقت قوموں کو خدا تعالےٰ کی طرف جھکنا چاہئیے۔ جس خوفناک دور سے ہم گزر رہے ہیں۔ وہ پبلک پر عیاں ہے۔ اس کے بعد سردار موہن سنگھ صاحب پروفیسر سکھ نیشنل کالج لاہور نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ تمام مذاہب کا مقصد سچائی کی تلقین کرنا ہے۔ حضرت بدھ و زرتشت اور یسوع مسیح نے سچائی کو کسی حد تک بے نقاب کیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سچائی کو بہت حد تک بے نقاب کیا۔ حضور نے اس سچائی کو نہ صرف بیان ہی کیا بلکہ اس کی حفاظت کا پورا انتظام کیا۔

اس کے بعد خواجہ عبد الوحید صاحب ایم۔اے نے بتایا کہ اسلامی تعلیم جہاد کے بارے میں کیا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات کا حوالہ دیتے ہوئے۔ فرمایا کہ نبی دنیا میں سچائی اور نیکی قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور ان دونوں اصول کے تحفظ کے لئے مخصوص حالات کے پیدا ہونے پر اسلام تلوار چلانے کا بھی حکم دیتا ہے۔ مسٹر املوک رام کپور بوجہ معذوری تشریف نہ لا سکے۔ اس لئے چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء کی حاضری سے فائدہ اٹھایا گیا۔ چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر شعبہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ مذہب کے پھیلانے کیلئے جبر کا حکم نہیں۔ اس کے بعد ملک احمد حسن صاحب ایڈیٹر "دور جدید" نے نہایت خوش الحانی سے نعت پڑھی۔ بعد ازاں جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج نے تقریر کی۔ قاضی صاحب موصوف نے فرمایا جنگ عظیم کے بعد میں جب انگلینڈ گیا تو لوگوں کے دلوں میں یہ عام جذبہ تھا۔ کہ ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جن سے آئندہ جنگ کا امکان جاتا رہے۔ لیکن وہ ذرائع جو اختیار کئے گئے مثلاً اقتصادی بائیکاٹ وغیرہ۔ وہ غیر مؤثر ثابت ہوئے۔ لیکن اس کے متعلق اسلام کی تعلیم نہایت اعلیٰ ہے۔ اسلام قانون کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ انفرادی یا بین الاقوامی تعلقات کو ایک قانون کا پابند کرتا ہے۔ جنگوں کے متعلق یہ قانون بناتا ہے۔ کہ اقوام عالم یہ معاہدہ کریں کہ وہ تشدد کرنے والے کے خلاف متحدہ طور پر کارروائی کریں گی۔ اسلام کی تعلیم ایک ہی فقرہ میں بیان کی جا سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً یعنی تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم مدد کر۔ مظلوم کی اس طرح کہ اسے دوسرے کے ظلم سے بچایا جائے اور ظالم کی اس طرح کہ اسے ظلم کرنے سے روکا جائے۔ اس کے بعد میاں عبد الرحمٰن صاحب مغل نے نظم پڑھی۔

بعد ازاں صاحب صدر نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آشتی اور امن کا مذہب ہے۔ اگر موجودہ حکومتیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ اصول پر پابند ہو جائیں۔ تو موجودہ ہیبتناک منظر نہ دیکھنا پڑے۔ اسلام مذہب کو تلوار کے ذریعہ پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا تلوار صرف دفاعی ہتھیار ہے اگر جنگ ہو جائے تو حکم ہے۔ کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو کچھ نہ کہو۔ صرف ان لوگوں کو مارو جو جنگ کر رہے ہوں۔ اس کے بعد مسٹر افتخار الحق خان صاحب بارایٹ لاء سکرٹری جلسہ نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جلسہ ہذا ۶ بجے شام ختم ہوا۔

214

لکھنؤ

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت چوہدری نعمت اللہ صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد (پنشنر) امیر الدولہ اسلامیہ ہائی سکول میں زیر انتظام قریشی مختار احمد صاحب ایم۔اے بی۔ٹی مالک مسیح الملک یونانی دواخانہ لکھنؤ منعقد ہوا۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اہم پہلوؤں پر تقریباً ایک گھنٹہ سیر کن تقریر کی اور اسلامی جنگوں کی ضروریات بیان کیں۔ پھر پنڈت سری نرائن صاحب چترویدی ایجوکیشن اکسٹنشن افسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر نہایت دلچسپ اور مؤثر تقریر کی جس کو حاضرین جلسہ نے بہت پسند فرمایا۔

خاکسار محمد عثمان۔

نجف گڑھ۔ بہادر گڑھ (دہلی)

احباب جماعت دہلی لاریوں کے ذریعہ جلسہ سیرت النبی کے لئے نجف گڑھ پہنچے مقامی مسلم لیگ کے والنٹیر تمام دن شہر میں جلوس کی صورت میں نعرہ تکبیر لگاتے ہوئے اشتہار تقسیم کرتے رہے۔ جلسہ زیر صدارت سید فیض رسول صاحب وکیل رئیس اعظم نجف گڑھ ہوا۔ شیخ غلام حسنین صاحب حکیم عبد الواحد صاحب اور شیخ فضل کریم صاحب وکیل نے سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں حاضرین نے نہایت دلچسپی سے تمام تقریریں سنیں۔ آخر میں سید فیض رسول صاحب نے صدارتی تقریر کی۔

نجف گڑھ سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر بہادر گڑھ ہے۔ بعد نماز مغرب وہاں پر انتظام تھا۔ افسوس کہ باوجود وعدہ کرنے کے وہاں کے مسلمان رؤسا نے تعاون نہ کیا بلکہ بعض لڑکوں نے جلسہ میں شور مچایا۔ تاہم اکثر ہندو احباب نے نہایت سکون سے تقریروں کو سنا۔ شیخ فضل کریم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی اس بے وفائی پر افسوس کیا اور حالات سیرت النبی نہایت پر درد طریقہ سے بیان کئے۔ حکیم عبد الواحد صاحب نے واقعات سیرت و حالات زندگی حضرت نبی کریم بیان فرمائے آخر میں شیخ غلام حسنین صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ (نامہ نگار)

نئی دہلی

مجلس خادمات الاحمدیہ نئی دہلی نے جلسہ سیرت النبی ۹ بر مکان محترمہ استانی کلثوم بیگم صاحبہ منعقد کیا۔ ممبرات خادمات۔ اور بیگم صاحبہ شیخ غلام حسنین صاحب نے مختلف پہلوؤں سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ بیان کی۔ معزز غیر احمدی بہنیں شریک جلسہ تھیں۔ سامعات نے تمام تقاریر کو نہایت دلچسپی اور خاموشی سے سنا۔ مبارکہ بیگم صدیقہ سکرٹری مجلس خادمات الاحمدیہ

شاہ مسکین

سید ولایت شاہ صاحب امیر جماعت نے امسال سیرت کا جلسہ ایک گاؤں سلیم پور پکا نامی میں منعقد کرنے کا انتظام کیا۔ جو شاہ مسکین سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد سید سردار حسین صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد ازاں سید سلطان محمود صاحب سٹوڈنٹ بی۔ ایس۔ سی کلاس لاہور نے تقریر کی۔ اس کے بعد ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے "جہاد کے متعلق اسلام کی تعلیم" کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ مستورات بھی جلسہ میں شامل تھیں۔ (نامہ نگار)

منٹگمری

زیر صدارت غلام حسین صاحب چاہلوی سیرت النبی کا جلسہ ہوا جس میں ماسٹر علی محمد صاحب مسلم نے واقعات پیش کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عفو اور جذبہ رحیمانہ پیش کیا۔ آخر میں صاحب صدر ڈاکٹر غلام حسین صاحب چاہلوی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان فرمودہ اسلامی نظام حکومت کو پیش کیا۔ خاکسار سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ منٹگمری

شہر فیروز پور

جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر زیر صدارت رائے بہادر جناب پنڈت دولت رام کالیہ پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی فیروز پور شہر منعقد ہوا۔ جس میں سردار دیوا سنگھ صاحب وکیل ایڈیٹر زمیندار اخبار فیروز پور۔ قاضی محمد رشید صاحب یو۔ وی۔ اے۔ خان۔ رب نواز خان صاحب وکیل۔ میاں محمد سعید صاحب اور پیر اکبر علی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر جناب پنڈت صاحب موصوف نے اس جلسہ کے انعقاد کی اہمیت کے متعلق نہایت... دلکش پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ خاکسار صلاح الدین سیکرٹری تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اطالوی فوجوں کی مصر میں پیش قدمی جاری ہے۔ اور انہوں نے ایک اور مقام سڈنی برانی پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں سے بھی انگریزی فوج خود بخود پیچھے ہٹ گئی۔ یہ مقام سکندریہ سے دو سو میل ہے۔ اطالوی فوجوں کے ساتھ ہلکے ٹینک اور پانی سے بھری ہوئی لاریاں بھی ہیں۔

شملہ ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مونجے نے وائسرائے ہند سے ملاقات کے وقت ہندو مہاسبھا کی طرف سے مطالبہ کیا۔ کہ اگزیکٹو کونسل میں ہندوؤں کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائے۔ اور اہم محکمے ان کے سپرد ہوں۔ نیز پاکستان کی تحریک کے متعلق حکومت اپنی پالیسی واضح کرے۔ کہا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند نے یہ مطالبات نامنظور کر دیئے۔

نیو یارک ۱۸ ستمبر امریکن نمائندہ نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی نے برطانیہ پر حملہ کی طیاری مکمل کر لی ہے۔ کیلے کے ساحل کے ساتھ ساتھ دور تک مار کرنے والی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ انٹورپ سے برسٹ تک نازی افواج جن میں دو لاکھ اطالوی بھی ہیں جمع ہیں۔ ہوا خشکی اور پانی میں یکساں کام دینے والے ٹینک بہ تعداد کثیر مہیا کر لئے گئے ہیں۔ اور کہ جرمن افواج سمندری جہازوں۔ ہوائی جہازوں اور پیراشوٹوں سے اتاری جائیں گی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ گذشتہ شب لنڈن پر جو ہوائی حملہ ہوا۔ وہ دس گھنٹے تک جاری رہا۔ اس سے قبل کبھی اتنا طویل حملہ نہیں ہوا تھا۔ بعض تجارتی مرکز پر بم برسائے گئے۔ اکثر بم جنوب مشرقی علاقہ کے دیہات پر گرے۔ ویسٹ منسٹر ایبے پر بھی بم گرے۔ مگر عمارت کو نقصان نہیں پہونچا۔ دریائے ٹیمز کی بندرگاہ کے اوپر سخت لڑائی ہوئی بہت سے رہائشی مکانات تباہ ہو گئے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد بھی پہلے سے بہت زیادہ ہے

لنڈن ۱۸ ستمبر برطانوی ہوم فورسز کے کمانڈر انچیف نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ برطانیہ کو ہندوستان مصر۔ سوڈان اور ہانگ کانگ کے حالات سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ شب رائل ایئر فورس کے جہازوں نے دشمن کے فوجی کیمپوں۔ جہازوں۔ اور رسل و رسائل کے ذرائع پر شدید بمباری کی۔ بندرگاہوں میں جہازوں پر بم پھینکے۔ ایک ساٹھ ہزار ٹن کا مال بردار۔ اور دوسرا پانچ ہزار ٹن کا تیل بردار جہاز ڈبو دیا گیا۔ برطانی طیاروں نے ناروے کے ساحل سے خلیج بسکے تک ساحل کے ساتھ ساتھ بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ نے جرمنی کے ان جنگلوں میں جن میں جرمنی کے اسلحہ ساز کارخانے پوشیدہ ہیں۔ آگ لگانے کے لئے نئے آتش خیز بم ایجاد کئے ہیں۔ موسم سرما کی طویل راتوں میں ان جنگلوں میں آگ لگانے کا پروگرام تیار کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر آج شہر میں پانچ بار ہوائی حملہ کا اعلان کیا گیا۔ جرمن اب حملہ کے لئے بڑے بڑے بمبار نہیں بلکہ چھوٹے طیارے بھیجتے ہیں۔ جن میں صرف ایک بم ہوتا ہے۔ کل کی ہوائی لڑائی میں جرمنی کے تیرہ ہوائی جہاز کام آئے۔

جرمنی کا وزیر خارجہ ربن ٹراپ روم جا رہا ہے۔ اٹلی کا نو آبادیاتی وزیر حال میں برلن آیا تھا۔ ان دنوں جرمنی و اٹلی میں بہت مشورے ہو رہے ہیں۔ جنکی نوعیت تا حال معلوم نہیں۔

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ خواتین ہند کی کانفرنس اس امر پر غور کر رہی ہے۔

آج ہمبر دارالعوام کا خفیہ اجلاس ہوا۔ سپیکر کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ آئندہ اجلاس باقاعدہ وقفہ سے ہوا کریں گے۔ مگر ان کی تاریخوں یا اوقات کا اعلان نہیں کیا جائیگا

کل دارالعوام کے اجلاس میں مسٹر چرچل نے جو تقریر کی۔ اس کا کچھ حصہ کل درج ہو چکا ہے۔ مزید کہا۔ کہ گذشتہ دو ہفتوں میں جرمن ہوائی حملوں کے نتیجہ میں دس ہزار اشخاص ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں۔ دشمن بے تحاشہ حملے کرتا ہے۔ جن لوگوں کے مکانات تباہ ہوگئے۔ یا جنہیں اپنے گھر خالی کرنے پڑے ان کے لئے رہائش اور خوراک کے انتظامات کی وجہ سے حکومت کی مشنری پر سخت بوجھ پڑ رہا ہے۔ آئندہ اجلاس خفیہ ہونے چاہئیں۔ کیونکہ کھلے اجلاس کا ایک ایک لفظ بذریعہ تار غیر ممالک میں جا سکتا ہے۔ حالانکہ ہمیں دشمن کے حالات کے متعلق اس قسم کی تفاصیل نہیں ملتیں۔

لنڈن ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ غیر مقبوضہ فرانس میں جنرل ڈیگال کی حمایت کا جذبہ زور پکڑ رہا ہے۔ عام لوگوں کو مارشل پیٹان پر اعتبار نہیں۔ وہ ان کی حکومت سے سخت بیزار ہیں۔ جنرل ویگان نے استعفٰے دے دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پیٹان گورنمنٹ ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کی جگہ شمالی افریقہ میں نئی حکومت قائم کی جائے گی۔ جو برطانیہ سے اتحاد کرے گی۔

بلگریڈ ۱۸ ستمبر۔ ڈینیوب کے بین الاقوامی کمشن کا ڈھانچہ جرمنوں نے بدل دیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے نمائندے نکال دیئے گئے ہیں۔ اور جرمن صدر کو ڈکٹیٹرانہ اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں۔

کہ چین میں عورتوں کا ایک وفد بھیجا جائے۔ تا دونوں میں تعلقات اچھے ہوں۔ بیگم حامد علی خاں کو اس وفد کی ریاست کے لئے تجویز کیا گیا۔ وفد غالباً اکتوبر میں جائیگا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ وزارت خوراک نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہوائی حملوں سے اب تک صرف ایک روز کی خوراک کا نقصان ہوا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ سقوط بلجیم کے بعد بلجیم کی جو حکومت لنڈن میں قائم ہوئی تھی۔ وہ بھی توڑ دی گئی ہے۔ اور اب ان وزراء کے سپرد ہو گئی ہے جو اس وقت لنڈن میں ہیں۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ سرکاری ملازمتوں میں ہندوؤں کی حق تلفی کے شور پر محکمہ اطلاعات نے ایک نوٹ شائع کیا ہے جس میں سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ مختلف محکموں میں فرقہ وار تناسب کا اصول ابتدائی بھرتی تک محدود رکھا جائے گا۔ جو یہ ہے۔ مسلمان پچاس فیصدی۔ سکھ بیس فیصدی۔ ہندو اور دیگر اقوام تیس فیصدی۔

لنڈن ۱۸ ستمبر نیوزی لینڈ کا کمانڈر انچیف ملبورن پہونچ گیا ہے۔ تا آسٹریلیا کے فوجی افسروں سے مل کر دونوں ملکوں کی مشترکہ حفاظت کے مسائل طے کئے جا سکیں۔ اس گفتگو میں بحرالکاہل انگریزی جہازوں کو تیل اور ایندھن بہم پہونچانے کا سوال بھی زیر غور آئے گا۔

نیویارک ۱۸ ستمبر آجکل ہر ہفتہ اوسطاً پچاس امریکن باشندے رائل ایئر فورس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ بھرتی کے لئے نیو یارک میں ایک دفتر بھی کھل گیا ہے

شنگھائی ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ سیام کی فوجیں ہند چینی کی طرف بڑھ رہی ہیں سیام کے ہوائی جہازوں نے ہند چینی کی سرحد پر پروازکی اور اشتہار پھینکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah